

سنائی اور حالی کی مماثلتِ فکر

حکیم ابوالمجد مجدود آدم سنائی غزنوی (م ۵۳۵ھ) اور خواجہ الطاف حسین حالی (م ۱۲۱۳ھ) کی تصانیف کا مطالعہ کریں تو اجتماعی حالات کے شعور اور معاصر معاشرے سے بھرپور اور تلخ انتقاد کے لحاظ سے ان کے ہاں عجیب مماثلت نظر آتی ہے۔ حالی نے عربی اور فارسی ادب کو خوب کھنگالا تھا۔ مرزا غالب کے مرثیے میں مثلاً انھوں نے جن فارسی شعرا کے نام لیے ان میں سنائی بھی شامل ہیں۔

بات بگڑی رہی سہی، افسوس آج خاقانی و سنائی کی
گو اس سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ انھوں نے تصانیف سنائی کو بغور پڑھا تھا، مگر اس ثبوت کی ضرورت بھی نہیں۔ فارسی کے ادبِ تصوف و اخلاق میں سنائی معروف ہی نہیں پیشرو بھی ہیں۔ حالی کو اخلاقیات سے غیر معمولی دلچسپی تھی۔ چنانچہ انھوں نے ۸۸۲ء میں حکیم ناصر خسرو علوی (م ۴۸۱ھ) کا سفرنامہ مرتب کیا اور ایک متوسط ضخامت کے فارسی مقدمے کے ساتھ، جس میں ناصر خسرو کے حالاتِ زندگی شامل ہیں، اسے دہلی سے شائع کروایا تھا، اس وقت تک ناصر خسرو کا سفرنامہ کہیں بھی شائع نہ ہوا تھا۔ اخلاق سے ان کی دلچسپی نے اسی پر اکتفا نہ کیا اور چار سال بعد ۸۸۶ء میں انھوں نے ”حیاتِ سعدی“ نام کی کتاب تالیف کی جس میں شیخ سعدی کے حالاتِ زندگی اور ان کی اخلاق آموز تصانیف پر نقد و تبصرہ ہے۔ بہر حال قرآن سے واضح ہے کہ حالی نے تصانیفِ سنائی کا مطالعہ کیا ہوگا اور کیا عجب کہ ان کا اثر بھی قبول کیا ہو۔ تصانیفِ سنائی ایک دیوان اور چھ مثنویوں پر مشتمل ہیں۔

حکیم سنائی سلطان مسعود بن ابراہیم غزنوی (۴۹۲ - ۵۰۸ھ) کے دربار سے وابستہ رہے۔ اس کے والد ابراہیم غزنوی کی شان میں بھی ان کے قصائد ملتے ہیں۔ بعد میں کچھ عرصہ وہ سلطان بہرام غزنوی (۵۱۱ - ۵۵۲ھ) سے بھی منسلک رہے مگر جلد ہی انھوں نے ترکِ دربار کر دیا۔ وہ سیر و

سلوک کی طرف متوجہ ہوتے اور حج و زیارت کا شرف حاصل کیا۔ صوفیانہ شاعری میں رومی کے پیش روؤں میں ایک وہ ہیں اور دوسرے شیخ عطار نیشاپوری (م ۵۶۱۸)۔

حکیم سنائی کا تعلق غزنوی بادشاہوں کے پُر آشوب اور انحطاط پذیر عصر سے تھا۔ غوری اور سلجوقی قبائل نے غزنویوں کو پریشان کر رکھا تھا اور وہ بیشتر برصغیر کے اپنے مقبوضات میں پناہ لیے ہوئے تھے۔ سنائی کی وفات کو نصف صدی نہ گزری تھی کہ ۵۸۴ھ میں غوریوں کے ہاتھوں غزنوی سلطنت کا خاتمہ ہو گیا۔ خلافت عباسیہ بھی اس وقت ضعیف و اضمحلال سے دوچار تھی۔ خلفائے عباسیہ کے فرامین کو اکثر مسلمان سلاطین قابل اعتناء نہ جانتے تھے اور پورا عالم بالعموم انتشار سے دوچار تھا۔ ان حالات میں مسلمانوں کے شخصی حالات اور انفرادی کردار بھی دگرگوں ہو گئے تھے۔ سنائی کی تصانیف میں مختلف عنوانات کے تحت احوال زمانہ اور مسلمانوں کی بد حالی و بد اخلاقی پر انتقادات ملتے ہیں۔

مولانا حالی کے عصر (۱۸۳۷ء - ۱۹۱۲ء) کی پُر آشوبی واضح ہے۔ ان کے زمانے میں انگریزی عمل داری مستحکم ہوئی۔ ۱۸۵۷ء کی بظاہر ناکام جنگ آزادی کے بعد آخری مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کو معزول اور رنگون میں قید کر دیا گیا جہاں ۱۸۶۲ء میں ان کا انتقال ہوا۔ انیسویں صدی کے آخری تقریباً ربع حصے میں سید احمد خان (۱۸۱۷ء - ۱۸۹۸ء) کی عظیم تعلیمی اور اصلاحی تحریک جاری رہی۔ حالی اس تحریک سے معنوی طور پر منسلک تھے۔ ان کی مدرس مدوجزیر اسلام (۱۸۷۹ء)، شکوہ ہند (۱۸۸۸ء) اور علی گڑھ کالج میگزین نیز تہذیب الاخلاق میں شائع ہونے والے متعدد مضامین، تحریک سید احمد خان سے ان کی وابستگی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ حالی کو قومی مصنف اور شاعر کہا جاتا ہے جس سے ان کا وظیفہ صحیات واضح ہو جاتا ہے۔ یعنی انھوں نے برصغیر بلکہ پورے عالم اسلام کے مسلمانوں کے مسائل پر توجہ کی اور بعض امور کے بارے میں نقد و احتساب، تبصرہ اور اظہار رائے کیا ہے۔ سنائی اور حالی کی اہم تر مشترک اقدار یہی ہیں کہ دونوں نے اپنے معاصر حال پر غور و فکر کیا اور واضح طور پر اپنا نقطہ نظر پیش کیا ہے۔ مگر اصل چیز، جیسا کہ ابتدا میں ذکر ہوا، ان کے نقطہ نظر کی مطابقت اور مماثلت ہے۔ سنائی نے کئی امور بزبان فارسی اس طرح بیان فرمائے تھے جس طرح حالی نے انھیں اردو میں بیان کیا ہے۔ ہم یہاں دونوں کی شاعری کے ایک حصے

سنائی اور اعمال کی مماثلت کا ذکر کر رہے ہیں، گو حاکمی کی منشور کتابوں میں بھی سنائی سے مماثل باتیں موجود ہیں۔
مسلمانوں کی حالتِ نزار

سنائی نے اپنے دیوان میں کئی جگہ معاصر مسلمانوں کی بدحالی اور بد اخلاقی پر زور دار انداز میں انتقاد کیا ہے۔ ان کے ایک مشہور قصیدے کے بعض اشعار یوں ہیں اور ان میں جہاں وہ حقیقی اسلام کو جملہ امراض و علل کا دافع بتاتے ہیں، وہاں وہ اکثر معاصر مسلمانوں کے دعویٰ اسلام کو خاطر میں نہیں لاتے،

مسلماناں مسلماناں مسلماناں مسلماناں
ازیں آئینِ بیدریاں، پشیمانی، پشیمانی
مسلمانی کنوں اسمیت بر عرفی و نادانی
دریغا کو مسلماناں، دریغا کو مسلماناں
جہاں یکسر ہمہ پر دیو و پرغول اند و امت
کہ یار دجنہ اسلام و جز سنت نگہبانی
آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ سنائی دین اسلام کو مسلمانوں کی بد اعمالی کی وجہ سے ”آئین بے دیناں“ قرار دے رہے ہیں۔ ایک شہر آشوب نما قطعے کا اقتباس ملاحظہ ہو۔ یہاں وہ صوفیوں اور زہدوں کی بد اعمالی اور بد سیرتی کا شکوہ کر رہے ہیں :

مرد ہشیار دریں عہد کم است
ور کسے ہست بہ دینِ مٹہم است
از یکے در نگری تا بہزار
ہمہ را عشق در ادم و درم است
صوفیاں را ز پے براندن کام
قبلہ شاں، شاہد و شمع و شکم است
زادہاں را اند برائے زہ و زہر
قل ہو اللہ احد و دم است
اس قبیل کے انتقادات حاکمی کے ہاں بھی نظر آتے ہیں مگر انھیں نقل کرنے سے قبل سنائی کا دردِ دل مزید دیکھ لیں۔ اپنے ایک قصیدے کو سنائی نے شہرِ پُر آشوب کا رنگ دیا اور مسلمان حاکم کے کئی طبقات جیسے علما، فلسفیوں، امیروں اور شاعروں کو ان کی بد عملی اور بد عقول پر متنبہ کیا ہے

اے مسلماناں، خلاقِ حالِ دیگر کردہ اند
از سرِ بیحرمتی، معروف منکر کردہ اند
کار و جاہِ سرورانِ شرع در پائے افتاد
زانکہ اہل فسق از ہر گوشہ سر بہ کردہ اند
شرع را یکسر نہاد ستند اندرِ خیر و شر
قولِ بطلمیوس و جالینوس باور کردہ اند
گاہ و صافے برائے وقف و ادراہِ عمل
باعثر در عدل ظالم را برابر کردہ اند

مال داران تو انگہ کیسہ درویش دل
سرسز کبر و بخل برگردونِ انصر بردہ اند
زین یکے ہمشت کبوتر باز چوں شاہیں نظم
شاعرانِ شہر با از بہر فرزند و کمال
خرقہ پوشانِ مرقور سیرتِ سالوس در نہ
گاہ خلوت صوفیانِ وقتِ باموسے پوشیر
از برائے حرصِ سیم و طمع در مالِ یتیم
مصحفِ یزدانِ دریں ایام کس می ننگد
خون چشمِ بیوگان است آنکہ در وقتِ صبح
مہترانِ دولت اندر جام و ساغر کردہ اند
در جفا درویش را از غم تو انگہ کردہ اند
مالِ خود بر سائلانِ کبریتِ احمر کردہ اند
عالی بر خلق چوں چشمِ کبوتر کردہ اند
شخصِ خود را پہنچو کلکے زرد و لاغر کردہ اند
خویشتن را سخرہ قیماز و قیصر کردہ اند
در دُخودِ ذکرِ بسنج و سیر و شکر کردہ اند
حاکماں، حکمِ شریعتِ را مبتکر کردہ اند
چنگ و بربط را بہا اکنوں فروتر کردہ اند
مہترانِ دولت اندر جام و ساغر کردہ اند

سنائی کے جس قصیدے کے اشعار ہم نے نقل کیے، اس کا عنوان ”در انقلابِ حالِ مہوان و تغیرِ دورِ زمان“ (یعنی لوگوں کے حالات اور زمانے کی رو کی تبدیلی کے بارے میں) ہے اور جیسا کہ اشعار سے واضح ہے، سنائی کے انتقادات کا خلاصہ حسبِ ذیل ہے:

- ۱۔ مسلمانوں نے احکامِ شریعت کی پروا نہ کرتے ہوئے پسندیدہ کاموں (معروف) کو غنیمت اور ممنوع کاموں (منکر) کی طرح ترک کر رکھا ہے۔ شرعی امور پر فلسفیانہ افکار قابلِ ترجیح ہو رہے ہیں۔
- ۲۔ امرِ سنگِ دل ہو کر یتیموں اور یتیموں کی مدد و اعانت سے غافل ہی نہیں، ان کے آزار کے جی در پے نظر آتے ہیں۔ شاعر مبالغہ آمیز توصیفات و تعریفیات کے ذریعے اپنی آبرو خاک میں ملا رہے ہیں اس سے قبل معاصر علما اور صوفیاء پر انتقاد کے بارے میں اشعار نقل ہو چکے۔ ان اشعار کے سیاق و سباق کی خاطر دیوانِ حکیم سنائی غزنوی مزید پرمیوس رضوی تہران ۱۹۵۱ء کے مندرجہ ذیل صفحات بالترتیب دیکھے جاسکتے ہیں: ۵۰، ۵۰۸، ۷۵، اور ۱۳۸ تا ۱۴۰۔ اب ان امور کو اسی رنگ اور ترتیب میں ”مسدسِ عالی“ میں ملاحظہ فرمائیں۔ صفحات ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰،

عمل نے جسے کر دیا آ کے ردی
کوئی بات اس میں نہیں کم زیادہ (ص ۶۷)
شفا اور مجسطی کے دم بھرنے والے
فلاطون کی اقتدا کرنے والے
پھرے عمر بھر اور جہاں تھے وہیں ہیں (ص ۶۸)

یقین جس کو ٹھہرا چکا ہے نکلتی
اسے وحی سے سمجھے ہیں ہم زیادہ
اب اس فلسفے پر جو ہیں مرنے والے
ارسطو کی چوکھٹ پہ سر دھرنے والے
وہ تیلی کے کچھ بیل سے کم نہیں ہیں

علمائے سو

وہ اخبارِ دین کے مبصر کدھر ہیں
محدث کہاں ہیں، مفسر کدھر ہیں
چراغ اب کہیں ٹٹماتا نہیں واں (ص ۵۲)
مراحل وہ علم و یقین کے کہاں ہیں
وہ وارثِ رسولِ امیں کے کہاں ہیں
نہ قاضی نہ مفتی نہ صوفی نہ مُلّا (ص ۵۵)

وہ علمِ شریعت کے ماہر کدھر ہیں
اصولی کدھر ہیں، مناظر کدھر ہیں
وہ مجلس جو کل سر بسر تھی چراغاں
مدارس وہ تعلیم دیں کے کہاں ہیں
وہ ارکان، شرع متین کے کہاں ہیں
رہا کوئی امت کا ملجا نہ ماوے

صوفیا اور پیر

نہیں ذات والا میں کچھ جن کے جوہر
کہ تھے ان کے اسلاف مقبولِ داور
مریدوں کو ہیں لوٹتے اور کھاتے (ص ۵۵)
مقام ان کا ہے ماورائے شریعت
انہیں کے ہے قبضہ میں بندوں کی قیمت
یہی ہیں جنید اور یہی بایزید اب (ص ۵۶)
حدیثوں پہ چلنے میں دیں کا دخل ہے
ہر اک راتے قرآن کا نعم البدل ہے
خدا اور نبی سے نہیں کام باقی (ص ۵۸)
ہوا جلوہ گر حق نہ میں وزماں میں

بہت لوگ پیروں کی اولاد بن کر
بڑا فخر ہے جن کو لے دے کے اس پر
کرشمے ہیں جا جا کے جھوٹے دکھاتے
یہ ہیں جادہ پیمائے راہِ طریقت
انہیں پر ہے ختم آج کشف و کرامت
یہی ہیں مراد اور یہیں ہیں مرید اب
سدا اہل تحقیق سے دلیں بل ہے
فتاویٰ وہ پہ بالکل مدارِ عمل ہے
کتاب اور سنت کا ہے نام باقی
وہ دین جس سے توجیہ پھیلی جہاں میں

وہ بدلا گیا آ کے ہندوستان میں
وہ دولت بھی کھو بیٹھے آخر مسلمان (ص ۵۹)

رہا شرک باقی نہ وہم و گماں میں
ہمیشہ سے اسلام تھا جس پہ نازاں
امر لے سنگ دل اور عیاش

خمیر ان کا اور ان کی طینت جدا ہے
روا ہے انھیں سب کہ جو ناروا ہے
بہت فخر کرتا ہے اسلام ان سے (ص ۳۸)
بہائم سے نسبت ہے جن سیرتوں کو
نہیں کرتے اجلاف جن حرکتوں کو
نہ خوفِ خدا ہے نہ شرمِ پیغمبرؐ (ص ۳۹)
تو ہوتے ہیں مسخ ان میں پہلے تو نگہ
نہ عقل ان کی مادی نہ دین ان کا رہبر
نہ عقبی میں دفن نہ جنت کی پروا (ص ۵۰)
نہیں چین جن کو زمانے سے دم بھر
نہ رہتے کو گھر اور نہ سولے کو بستر
جو تدبیر الٰہی تو تقدیر کھوٹی (ص ۵۱)
مسلم ہے عالم میں جن کی سخاوت
تو ہے پیر زادوں پہ وقف ان کی دولت
یہ نوکر ہیں جتنے وہ بھوکے ہیں مرتے
تو بخشش کی امید بے صرف زور ہے
تو روزِ حساب لُٹن کو پھر کس کا ڈر ہے
تو فردوس میں نیو اپنی جمادی (ص ۵۲)

امیروں کا عالم نہ پوچھو کہ کیا ہے
سزاوار ہے ان کو جو ناسزا ہے
شریعت ہوئی ہے نگو نام ان سے
سمجھتے ہیں سب عیب جن عادتوں کو
چھپاتے ہیں اوباش جن خصلتوں کو
وہ یاں اہلِ دولت کو ہیں شیرِ مادر
کسی قوم کا جب الٹا ہے دفتر
کمال ان میں رہتے ہیں باقی نہ جوہر
نہ دنیا میں ذلت نہ عزت کی پروا
یہ ہو سکتے ہیں ان کے ہم جنس کیونکر
سواری کو گھوڑا نہ خدمت کو نوکر
پہننے کو کپڑا نہ کھانے کو روٹی
غنی ہم میں ہیں اربابِ ہمت
اگر ہے مشائخ سے ان کو عقیدت
نکمے ہیں دن رات واں عیش کرتے
عمل و اغظوں کے اگر قول پر ہے
نماز اور روزہ کی عادت اگر ہے
اگر شہر میں کوئی مسجد بنا دی

شعرا

عفو نت میں سنڈ اس سے جو ہے بدتر

وہ شعرا اور قصائد کا ناپاک دفتر

زمین جس سے ہے زلزلہ میں برابر
ہوا علم و دیں جس سے تاراج سارا
بُرا شعر کہنے کی گہ کچھ سزا ہے
تو وہ محکمہ جس کا قاضی خدا ہے
گنہگار و اں چھوٹ جائیں گے سارے
عرب جو تھے دنیا میں اس فن کے بانی
زمانہ نے جن کی فصاحت تھی مانی
سب ان کے ہنر اور کمالات کھو کر
خلف ان کے یاں جو کہ جادو بیاں ہیں
بلاغت میں مشہور ہندوستان ہیں
کہ جب شعر میں عمر ساری گنو آئیں
اگر شش جہت میں کوئی دل رہا ہے
اگر خواب میں کچھ نظر آگیا ہے
بھری سب کی وحشت سے رودادے یاں
مسلمانوں کی غربت اور بد حالی

فلاکت جسے کیے اُتم الجرائم
بناتی ہے انساں کو جو بہائم
وہ یوں اہل اسلام پر چھا رہی ہے
بہت آپ کو کہہ کے مسجد کے بانی
بہت سیکھ کر نوحہ و سوز خوانی
بہت آستانوں کے خدام بن کر
مشقت کو محنت کو جو عار سمجھیں
تجارت کو کھیتی کو دشوار سمجھیں

نلک جس سے شرماتے ہیں آسماں پر
وہ علموں میں علم ادب ہے ہمارا (ص ۱۱)
عجب جھوٹ بکنا گر ناروا ہے
مقرر جہاں نیک و بد کی سزا ہے
جہنم کو بھر دیں گے شاعر ہمارے (ص ۱۲)
نہ تھا کوئی آفاق میں جن کا شانی
مثادی عزیزوں نے ان کی نشانی
رہے شاعری کو بھی آخر ڈبو کر (ص ۱۲)
فصاحت میں مقبول پیرو جواں ہیں
وہ کچھ ہیں تولے دے کے اس گوں کے یل ہیں
تو بھانڈ ان کی غزلیں مجالس میں گائیں (ص ۱۲)
تو دل کا نادیدہ اس پہ خدا ہے
تو یاد اس کی دن رات نام خدا ہے
جسے دیکھے قیس و فریاد ہے یاں (ص ۱۳)

نہیں رہتے ایماں پہ دل جس سے قائم
مصلیٰ ہیں دل جج جس سے نہ صائم
کہ مسلم کی گویا نشانی یہی ہے (ص ۱۳)
بہت بن کے خود سید خاندانی
بہت درج میں کر کے رنگیں بیانی
پڑے مانگتے کھاتے پھرتے ہیں در در
ہنر اور پیشہ کو جو عار سمجھیں
فرنگی کے پیسے کو مردار سمجھیں

تن آسانیاں چاہیں اور آبرو بھی وہ قوم آج ڈوبے گی گر کل نہ ڈوبی (ص ۴۷)
قارئین ان مختصر نمونوں سے بھی دیکھ سکتے ہیں کہ سنائی نے جو باتیں چھٹی صدی ہجری (۱۱ویں
صدی عیسوی) میں کہی تھیں، مولانا حالی نے گزشتہ صدی کے آخر میں اپنے عصر کے تقاضوں کے
مطابق ذرا شرح و بسط اور صراحت کے ساتھ کہا ہے کہ :

ٹپکتا ہے اشعارِ حالی سے حال

یہاں اس امر کی صراحت بھی ضروری ہے کہ فارسی فہمی کی دشواریوں کے پیشِ نظر ہم نے
مدرسِ حالی کے مقابلے میں دیوانِ سنائی کے اشعار کم نقل کیے ہیں +

(بقیہ اضعف ۳۹)

قائم کیا اور موسیقی کا ایک خاص ساز بھی ایجاد کیا اور تیسرے ابن سینا جو موسیقی میں نظری اور عملی
دونوں اعتبار سے ماہر تھا۔ اس نے ہم آہنگی (ہارمونی) کی اولین صورتیں بیان کیں اور اس کے
ساتھ ساتھ مقداری موسیقی پر بھی روشنی ڈالی۔ اپنے نظریات میں وہ الفارابی کا پیرو تھا۔

برق اور مقناطیسیت کے باب میں ہمیں الکندی، ابن سینا، ابن رشد، ابن باجہ وغیرہ
نظر آتے ہیں۔ ان میں سے الکندی اور ابن سینا اہم ہیں۔ الکندی نے بجلی کی کڑک اور چمک کے
اسباب کا نظریہ پیش کیا۔ اس کے نزدیک ایسا بادلوں کی باہم رگڑ سے ہوتا ہے۔ ابن سینا نے اس
پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے لکھا کہ برق اور گرج بیک وقت پیدا ہوتے ہیں لیکن برق کی چمک کو ہم
پہلے اس لیے دیکھ لیتے ہیں کہ آواز کے مقابلے میں روشنی کی رفتار خاصی تیز ہوتی ہے۔

مختصر یہ کہ طبیعیات کے میدان میں مسلمانوں نے قابلِ قدر کام کیا اور اس میں خاطر خواہ
اضافے کیے۔ مثلاً حرکت کے باب میں ابن سینا کا نظریہ، کششِ ثقل کے باب میں رازی
اور ابن مسکویہ کی تصویحات، کثافتِ اضافی کے ضمن میں سند بن علی اور البیرونی کی معلومات،
البیرونی اور ابن سینا کا نظریہ خلا، مادے کے خواص میں رازی کا نظریہ جوہر، بصریات میں ابن سینا
کا نظریہ امواج و رفتار نور، ابن الیثم کے قوانین اور ابن رشد و خیراز کی تحقیقات، اولیٰ کے ضمن
میں مسلمانوں کا علم موسیقی وغیرہ ایسے شہسوار اضافے ہیں، جن کی مستند مورخوں اور تاریخ سائنس
کے ماہرین نے تصدیق کی ہے اور جو طبیعیات کی تاریخ میں اہم اور بنیادی مقام رکھتے ہیں۔ یہی چیز
مسلمانوں کے اس دور کو ممتاز کرتی ہے۔